تُعلِّمُنا الْحَياةُ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْبَرِيَّاتِ، وَجَعَلَ لَهُمْ فِي الْحَيَاةِ عِبَرًا وَعِظَاتٍ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنْ سَارَ عَلَى دَرْبِهِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! بلاشبہ زندگی ایک عظیم اور اہم ترین نعمتوں میں سے ہے، ایک ایسا تُحفہِ رَبّانی ہے کہ رب تعالیٰ کے حضور جسکا شکر بجالانا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ نے غور و فکر کرنے والوں کے لیے صفحاتِ زندگی میں بے شمار دُروس و اَسباق رَکھے ہیں، اور قرآنِ کریم نے گذشتہ اَقوام کی زندگیوں کے تجربات و واقعات کو بہت تفصیل سے بیان فرمایا ہے؛ تاکہ ہم اُن سے ایسے فوائد و منافع حاصل کر سکیں، جو ہماری عقل و فہم کو شعور و اِدراک کی روشنی عطا کریں، اور ہمیں ایک زِندہ دل قوم بنائیں، چنانچہ زندگی کے نَشیب و فَراز ہمیں ایمانی درس، اَعلیٰ اَخلاق اور سلیقہ مَندی سِکھاتے ہیں، جو اُنکو سمجھ لے

اور اُن پر عمل پیرا ہو تو وہ قابلِ تعریف ہے، وہ لوگوں میں اپنی نیک یادیں چھوڑ جاتا ہے، اور اللہ کے ہاں عظیم اَجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے،

تو میرے بھائیو، اب سوال یہ ہے کہ ہم زندگی سے کیا سیکھتے ہیں؟ تو ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ایک مضبوط قلعہ و حصار ہے، ایک بلند و بالا جائے پَناہ ہے، جو اُسکے سائے میں آگیا وہ سُکونِ قلب کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے، اُسکا عزم و حوصلہ بلند ہوتا ہے، اُسکی زندگی سَنوَر جاتی ہے، کیا آپ نے رب تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا؟ ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾، "جس نے نیک کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ہم اُسے ضرور اَچھی زندگی بَسَر کرائیں گے".

چنانچہ کتنے ہی انسان ایسے ہیں کہ دنیا اپنی وُسعتوں کے باوجود اُن پر تنگ پڑ گئی، لیکن جب اُنہوں نے ایمان کی کشتی کو مضبوطی سے تھام لیا، اور رَبّ رحمٰن پر سچا بھروسہ و توکّل کیا تو اُنکی پریشانیاں چھٹ گَیَیں، اُنکی آزمائش و عُسرت، آسائش و راحَت میں بدل

گئی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾، "اور ہم ایمان داروں کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں"،

تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ پر ایمان کو اپنا زادِ راہ بنائیں، مصائب و مشکلات میں اپنی جائے پناہ بنائیں، رب تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کریں، کیونکہ ذکر کرنے والوں کو زندگی نے یہ سکھایا ہے کہ ذکرِ الٰہی سے نُفوس کو پاکیزگی اور دِلوں کو قَرار نصیب ہوتا ہے، ارشادِ ربّانی ہے:﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾، "خبردار! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں". چُنانچہ ذکرِالٰہی سے دلوں میں نُور بھر جاتا ہے، رُوح کو چَین و سُکون حاصل ہوتا ہے، اور اُس سے رُوگردانی کرنے سے دل تنگ و پریشان ہوجاتا ہے، اور زندگی بے مزہ و تلخ ہوجاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾، "اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اُس کی زندگی بھی تنگ ہوگی".

لٰہذا اپنے اوقات کو اللہ کے ذکر سے معمور کریں، اور اُسے اپنے دلوں کی رونق بنائیں.

برادرانِ اسلام! زندگی کے اَسباق میں سے یہ بھی ہے کہ دعاء اُمید کا دروازہ ہے، جو آزمائش وپریشانی میں راحتِ جان بنتا ہے، تو کتنے ہی شکستہ دل ایسے ہیں کہ دُعا سے اُنھیں تسلّی و اطمینان حاصل ہوا، کتنے ہی مریضوں کو دعا کی بدولت شفایابی نصیب ہوئی، اور کتنے ہی غمزدہ حالوں کی پریشانی اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنے کے سبب زائل ہوگئی، تو دعاء کے ذریعے اللہ کی بارگاہ میں رجوع کریں. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا»، "تمھارا پروردگار بڑا شرم وحیاء والا، سخی وکریم ہے، جب بندہ اس کے حضور اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹاتے شرم آتی ہے".

اللہ کے بندو! اپنے رب پر پُختہ اعتماد ویقین رکھنے والوں کو زندگی نے یہ درس بھی دیا ہے کہ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے، جسے وہ حِکمت کے ساتھ اپنے بندوں میں تقسیم فرماتا ہے، اور اپنی رحمت سے اُس کے اسباب بھی پیدا فرماتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾، "بے شک اللہ ہی بڑا روزی دینے والا زبردست طاقت والا ہے".

تو میرے بھائیو! اپنی قسمت پر راضی رہیں، جو نعمتیں موجود ہیں اُن پر رب تعالیٰ کا شکر ادا کریں، جو نہیں ملا اُس پر شکوہ نہ کریں، جو مل گیا اُس پر غرور نہ کریں، کیونکہ جو آپکے نصیب میں لکھ دیا گیا وہ کوئی آپ سے چھین نہیں سکتا، اور جو آپکے مُقدّر میں نہیں وہ چاہ کر بھی آپ حاصل نہیں کر سکتے.

اسی طرح سچائی پسندوں کو زندگی نے یہ سبق دیا ہے کہ: سَچ نجات کی کُنجی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ»، "صدق نیکی کے راستے پر چلاتا ہے".

چنانچہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو سچ پر ثابت قدم رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات عطاء فرمائی، اور اُنکے لیے سلامتی وعافیت کی راہیں کھول دِیں، لہذا اپنے اَقوال واَفعال اور تمام اَحوال میں سچائی کا دامن تھامے رکھیں.

میرے بھائیو! انصاف پسندوں کو زندگی نے یہ سبق دیا ہے کہ لوگوں کے حقوق ادا کرنا سب سے اہم واجبات میں سے ہے، اور ظلم وزیادتی انسان کو اندھیروں میں دھکیل دیتی ہے، اُسکی کامیابی کی راہیں بند کر دیتی ہے، اور بھلا ظالم کیسے فلاح پا سکتا ہے جبکہ اللہ

تعالیٰ فرمارہے ہیں: ﴿وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾۔ "اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا". علاوہ اَزیں زندگی ہمیں یہ درس بھی دیتی ہے کہ اچھی بات کا اَثر باقی رہتا ہے، اور اُسکے ثمرات خوشگوار ہوتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ»۔ "اور اچھی بات صدقہ ہے".

چنانچہ ایک اچھی بات کسی کا دل خوش کردیتی ہے، کسی انسان کا حوصلہ بڑھاتی ہے، دشمنی کی آگ بُجھادیتی ہے، محبت والفت کا چراغ روشن کردیتی ہے، لہذا اپنی زبانوں کو خوش کلامی سے مزیّن کریں اور اپنی مجالس کو اچھی باتوں سے معطر کریں.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ محترم، اَصحابِ اِیمان!** زندگی کا ایک اہم درس یہ بھی ہے کہ جو دوسروں کی زندگیوں کے تجربات کا مُشاہَدہ کرتا ہے وہ اپنی عمر میں کئی عُمروں کا اِضافہ کر لیتا ہے، اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں؛ کیونکہ گذشتہ اقوام کے تجربات سے فائدہ اٹھانا ایک مضبوط قرآنی منہج ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُوْلِي الْأَلْبَابِ﴾. "البتہ ان لوگوں کے حالات میں عقلمندوں کے لیے عبرت ہے".

لٰہذا اپنے بڑوں کے تجربات سے سیکھیں، کیونکہ وہ اَساتذہِ حیات ہیں، جنہوں نے زندگی کے اَسباق سے استفادہ کیا، تو اُسکے تجربات نے اُن میں نِکھار پیدا کیا، اُسکے حالات نے اُنہیں بہت کچھ سِکھا دیا، لٰہذا زندگی کے تجربات سے بڑھ کر کوئی مُعلّم نہیں، خصوصًا جب وہ کسی عظیم قائد کے عظیم تجرباتِ زندگی ہوں، کیونکہ وہ ہمیں ایسے زادِ راہ سے نوازتے ہیں جو عقل و حِکمت سے آراستہ ہوتا ہے، اور اپنے تجربات و مُشاہَدات کا ایسا خلاصہ و نچوڑ پیش کرتے ہیں جو طریقِ حیات پر چلنے والوں کے لیے مَشعلِ راہ بن جاتا ہے، اور سیکھنے والوں کے لیے قابلِ تقلید و اقتدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے متحدہ عرب امارات میں ہم پر

یہ کرم فرمایا کہ ہمیں انتہائی زِیرک و دانشمند قیادت سے نوازا، جس نے اپنی زندگی کے تجربات و دروس کو جمع کیا اور ہمارے لیے اسکا خلاصہ پیش فرمایا، چنانچہ صاحبُ السموالشیخ محمد بن راشد حفظہ اللہ نے اپنی گرانقدر کتاب "علَّمتْني الحياةُ" کا اِصدار فرمایا ہے، جس میں مختلف شُعبہائے زندگی کے قیمتی تجربات و مشاہدات کو بیان کیا ہے، چُنانچہ اِسی کتاب میں عزت مآب شیخ محمد بن راشد ایک نُکتہ پر زور دیتے ہوئے رقمطراز ہیں: "وطن ایک بڑی ٹیم کی حیثیت رکھتا ہے، اور یہ بڑی ٹیم تخلیقی ذہن رکھنے والوں کے لیے وطن کی حیثیت رکھتی ہے، یہ ایک عظیم قدر ہے، جو ہمارے اَعمال اور قربانیوں سے بلند ہوتی ہے، تو ہم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے، اور ہم میں سے ہر شخص یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ وطن کی سربلندی و ترقی کے لئے اپنا بہتر سے بہتر کردار ادا کرے، کیونکہ سب اپنا اپنا حصہ ڈال کر گُزر جاتے ہیں مگر وطن باقی رہتا ہے، تو ہم بغیر بَدلے کے اپنے وطنِ عزیز کی سربلندی میں حصہ ڈالیں، جیساکہ وطن کی عَطائیں ہم سے کسی بدلہ کی طلبگار نہیں، تو وطن سب سے پہلے ہے، وطن سب سے آخر میں ہے، اور وطن پائندہ باد ہے".

تو میرے بھائیو! اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کے تجربات سے استفادہ کریں، اپنی مہارتوں و صلاحیتوں کو خدمتِ خلق کے لیے بروئے کار لائیں، کیونکہ آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «الدِّينُ النَّصِيحَةُ»، "دین سراسر نصیحت ہے".

اور اپنے تجربات و مشاہدات آگے اپنے بچوں کو بھی سکھائیں، اور اُنہیں بتائیں کہ وہ کیسے دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں، تاکہ وہ راہِ حیات میں اَعلیٰ اَقدار سے آراستہ ہوں، اور اُنہیں تدبُّر و تفکُّر کا وہ مقام حاصل ہوجائے جہاں وہ ہر نئے دن سے ایک سبق سیکھ سکیں، ہر مشکل گھڑی سے ترقی و عروج کی راہ ایجاد کرلیں، اور زندگی کے ہر موڑ سے کوئی نیا درس حاصل کرسکیں.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَمِنَ الْحَيَاةِ مُتَعَلِّمِينَ، وَمِنْ تَجَارِبِهَا مُسْتَفِيدِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشَّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.